شیخ راحیل احمدؒ کے آخری قیمتی لمحات

سہیل باوا (ختم نبوت اکیڈمی لندن)

۱۵مئی ۲۰۰۹ جمعۃ المبارک کی صبح لندن کے وقت کے مطابق ۹ بجے حسب معمول دفتر میں موجود اپنے کاموں میں مصروف تھا۔ احقر کے فون پر گھنٹی بجی فون اٹھایا تو دوسری طرف شیخ راحیل صاحبؒ کے داماد علی صاحب تھے۔ دل دھڑکا، علی صاحب فرمانے لگے کہ شیخ صاحب آج ہم سے جدا ہوگئے اور روتے ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا آپ شیخ صاحبؒ کے تمام متعلقین اور ختم نبوت کے تمام علماء کو اطلاع کر دیں۔ احقر نے فوری حضرت والد صاحب مدظلہ کو اطلاع دی۔ والد صاحب نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور فرمایا کہ آپ تجہیز و تکفین کے لیے ختم نبوت سینٹر بلجیم حضرت حاجی عبدالحمید صاحب سے رابطہ کریں۔ احقر نے سب سے پہلے شیخ راحیل احمد صاحبؒ کے گھر فون کر کے ان کے صاحبزادہ سہیل راحیل احمد اور شیخ صاحبؒ کے داماد محمد نوید اور جاوید اقبال سے تعزیت کی اور میں نے عرض کیا کہ شیخ راحیلؒ نے قادیانیت سے توبہ تائب اور اسلام میں داخل ہونے کے لیے ۲۲ راگست ۲۰۰۳ جمعۃ المبارک کے دن کا انتخاب فضیلت کے باعث کیا۔ اس کے بدلے میں انعام کے طور پر اللہ تعالیٰ نے بھی شیخؒ صاحب کے انتقال کا دن جمعۃ المبارک مقرر کیا۔ یہ بڑی ہی اعزاز کی بات ہے۔ جمعۃ المبارک کا دن ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا اور جس مسلمان کو ہو جائے وہ بڑا خوش نصیب ہوتا ہے۔ احقر نے سابق قادیانی مظفر احمد مظفر اور عبدالباسط اور لندن میں مقیم شاہد کمال، پاکستان میں سید محمد کفیل بخاری صاحب، عبداللطیف خالد چیمہ صاحب، متین خالد صاحب اور دیگر متعلقین کو بھی اطلاع کر دی۔ ان سب حضرات نے احقر سے تعزیت کی اور فرمایا کہ اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر تو سب ہی کو جانا ہے مگر شیخ راحیل احمدؒ کے جانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پر کرنا مشکل نظر آتا ہے، اور دنیا بھر کے ختم نبوت کے کارکنان اور انٹرنیٹ کے ساتھیوں نے بھی فون پر تعزیت کرتے ہوئے اپنے رنج و غم کا اظہار کیا، اور ردقادیانیت کے سلسلہ میں شیخ راحیل احمدؒ کی پیش بہا خدمات کو سراہا اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ہم خود ایک دوسرے کی تعزیت کے مستحق ہیں۔ اس لیے کہ یہ اجتماعی صدمہ ہے اور عظیم دینی صدمہ ہے، مگر اس موقع پر میں حضرت شیخ راحیل احمدؒ کے بہت قریبی دوست سابق قادیانی جرمنی میں مقیم جناب منیر احمد شاہ صاحب کو سب سے زیادہ تعزیت کا مستحق سمجھتا ہوں۔ منیر احمد شاہ صاحب کے ساتھ شیخ راحیل احمدؒ کا بھائیوں والا معاملہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ہم سب کو صبر عطاء فرمائیں۔ ابھی ہی چند ہفتوں قبل خطیب برطانیہ ختم نبوت اکیڈمی لندن مرکز کے مخلص اور بزرگ حضرت مولانا

عمران جہانگیری کا مانچسٹر میں انتقال ہوا۔ حضرت مولانا عمران جہانگیریؒ ہر کسی سے خوش خلقی ملتے یہ ان کی عادت تھی۔ حضرت مولانا مرحوم کو اللہ تعالی کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اس کے بعد ایک اور خبر آئی کہ حضرت مولنا خبیبؒ بھی رخصت ہوگئے۔ ابھی یہ زخم تازہ ہی تھے کہ ایک اور خبر نے ہمارے دل کو چھلنی کر دیا۔ ۵رمئی ۲۰۰۹ کی علی الصبح ۲ بجے امام اہل سنت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب بھی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ امام اہل سنت کی نماز جنازہ حضرت مولنا زاہد الراشدی صاحب نے پڑھائی جس میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی، ہر دل، دل گرفتہ اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ یہ جنازہ پاکستان کی تاریخ کے بڑے جنازوں میں سے ایک تھا۔ اللہ تعالی حضرت اقدسؒ کی دینی خدمات قبول فرمائے آمین، آہ نہایت افسوس ہے کہ ہم ان سب کی خدمات کو بالائے طاق رکھ کر دوسری راہ کو گامزن ہونے لگے...... اصحاب قلم اٹھتے جارہے ہیں اور کاروان اہل علم رواں دواں ہیں اپنی منزل مقصود کی طرف...... اس غم کے موقع پر چند اصحاب قلم اپنے اکابر کی یاد کو تازہ کر رہے ہیں اور انہی کی طرح قلم کو تھامے ہوئے تھے کہ ایسے میں ایک اور اہل قلم بھی اٹھ گئے! جو اہل یورپ کی جان، داعی راہ ہدیت، ختم نبوت کے سپہ سالار مجاہد ختم نبوت، ختم نبوت اکیڈمی کے روح رواں، انٹرنیٹ پر آنے والے حضرات کی دلوں کی دھڑکن شیخ رحیل احمدؒ بھی داغ مفارقت دے گئے۔ بہر کیف موت تو برحق ہے۔ اس میں کسی کو کوئی شک نہیں۔ ہر متنفس اور ہر ذی روح نے بالآخر موت کی گھاٹی سے گزرنا ہے، جو آیا ہے جانے کے لیے آیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہر ایک کے جانے کا اثر یکساں نہیں ہوتا۔ شیخ سعدیؒ نے اسے اپنے رنگ میں یوں بیان کیا ہے کہ

یادداری کہ وقت زادن تو ہمہ خنداں بدندوتو گریاں
آن چناں ذی کہ وقت مردن تو ہمہ گریاں بوندوتو خنداں

ترجمہ: اے انسان جب تو پیدا ہوا تھا تو تو رو رہا تھا اور تیرے گھر والے بہت خوش تھے کہ خدا نے بیٹا دیا ہے...... تو اب اس طرح زندگی گزار کہ جب تو دنیا سے جانے لگے تو تو خوش اور ساری دنیا والے تیری موت پر آنسو بہا رہے ہوں۔

راقم نے شیخ راحیل احمدؒ کو پہلی بار ۲۰۰۰ء میں انٹرنیٹ پر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہوئے سنا، لیکن کبھی رابطہ نہ ہوا، لیکن اللہ تعالی نے رابطے کا سبب اس طرح بنا دیا کہ راقم کو سابق قادیانی مظفر احمد مظفر صاحب نے ۲۲ اگست ۲۰۰۳ صبح دفتر ختم نبوت اکیڈمی میں لندن جرمنی سے فون کرکے کہا کہ آپ کو اچھی خبر سنانا چاہتا ہوں۔ قادیانی جماعت کے ایک عہدے دار پیدائشی قادیانی، ایسا شخص جو کہ سچائی کے خاطر کسی بھی نقصان کی پروانہ کرنے والے، اپنے بیوی بچوں سمیت جمعتہ المبارک کو قبول اسلام اور قادیانیت سے برأت کا اعلان کرنے کے لیے جارہے ہیں۔ راقم نے مظفر احمد مظفر صاحب سے کہا کہ گر آپ شیخ راحیل احمد صاحبؒ کا فون نمبر دے سکتے ہیں تو عنایت فرمائیں۔ فون نمبر ملتے ہی یکدم شیخ راحیل احمدؒ سے رابطہ کیا۔ یہ شیخ راحیل احمد صاحبؒ سے احقر کا پہلا رابطہ تھا۔ راقم نے اپنا تعارف کرایا، بہت ہی میٹھے لہجہ میں بات کی، بہت ہی مختصر بات ہوئی۔ راقم نے اپنی طرف سے والد صاحب اور ختم نبوت کی جماعت کے رفقاء کی طرف سے مبارک باد پیش کی۔

شیخ راحیلؒ ۵۵ سال تک قادیانی بھی رہے اور قادیانیت کی تبلیغ بھی کرتے رہے، پھر ایک وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کی ظلمت سے نکال کر اسلام کی روشنی بخشی۔ شیخ راحیل احمدؒ کے گھر کے کل دس افراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح غلامی میں داخل ہوئے۔ اسی روز مرزا مسرور کے نام ایک خط کے ذریعہ شیخ راحیل احمدؒ نے اسلام قبول کرنے اور قادیانی جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے کی اطلاع کردی، اور میڈیا کے ذریعہ بھی اپنے اسلام قبول کرنے کی خبر جاری کردی۔ اس خبر نے قادیانی ایوانوں میں زلزلہ برپا کردیا اور اس کے اثرات قادیانیوں نے بڑی دور تک محسوس کیے۔ شیخ راحیل احمدؒ فتنہ قادیانیت کے لیے جرمنی میں ہی نہیں بلکہ پورے یورپ کے قادیانیوں کے لیے سد سکندری ثابت ہوئے۔ جو کام تنہا اللہ تعالیٰ نے شیخ راحیل احمدؒ سے ۶ سالوں میں فتنہ قادیانیت اور قادیانیوں کو دعوت اسلام کے لیے لیا، اتنا کام ایک مستقل جماعت کے کام کرنے کا تھا۔ جرمنی میں قادیانیوں گروہ کی حرکات پر گہری نظر رکھے ہوئے تھے اور قادیانی گروہ کے عزائم وعقائد اور جماعتی چندہ سسٹم کو بے نقاب کر کے قادیانیوں کے چھکے چھڑا دیئے، اور قادیانیوں کو دعوت ایمان دینے میں بہت محنت اور کوشش کی وہ قابل رشک ہے۔ شیخ صاحبؒ بارہا یہ فرماتے اب میری زندگی کا مقصد صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور ختم نبوت کی حفاظت ہے، اور ان مجبور قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینی ہے جو قادیانی جماعت کو کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں چھوڑ پا رہے ہیں۔

شیخ صاحبؒ راقم کو بار بار ایک بات کی طرف توجہ دلاتے تھے کہ آپ ختم نبوت کے کارکنان سے گزارش کریں کہ وہ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت بڑی ہی نرمی اور پیار ومحبت کے ساتھ دیں کیونکہ وہ بہت مجبور ہیں۔ وہ صرف پڑھائے نہیں بلکہ سدھائے ہوئے ہیں۔ ان کی برین واشنگ ہوئی ہے آپ ان کو ڈائیلاگ سے، حکمت سے دعوت دیں، قادیانیوں میں سے کافی لوگوں کو سمجھایا جا سکتا ہے قادیانی جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے، جن پر مرزا غلام قادیانی اور قادیانی جماعت کی حقیقت واضح ہو چکی ہے لیکن ان کے لیے ان کا سماجی اور نفسیاتی جال توڑنا اتنا آسان نہیں ہے، کئی قادیانی جال کو توڑنا چاہتے ہیں لیکن ان کو صحیح گائیڈ کرنے والا نہیں ملتا۔ اس جال کو توڑنے میں آپ کے کارکنان کے اخلاق، حکمت اور حسن سلوک سے ان قادیانیوں کو آپ حضرات اور یہ کارکنان مدد دے سکتے ہیں۔ شیخ صاحبؒ کا دعوت دینے ایک خاص انداز تھا۔ انٹرنیٹ پر آنے والے حضرات نے شیخ راحیل احمد صاحبؒ کو خوب سنا ہے۔ کئی کئی گھنٹوں تک قادیانیوں سے محو گفتگو رہتے تھے۔ شیخ صاحبؒ کا مشفقانہ تکلم، شریں گفتگو انہی کی طرف کھینچتی تھی، اور طبیعت کی شگفتگی اور طرز تکلم سے متاثر ہو کر کئی قادیانی حضرات نے کئی ملکوں سے خفیہ رابطہ رکھا ہوا تھا اور اپنے اشکالات فون کے ذریعہ اور انٹرنیٹ پر اور خود حاضر ہو کر کرتے اور تسلی بخش جوابات لے کر کئی قادیانیوں نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر شیخ صاحبؒ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ شیخ صاحب کی خدمات کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے وہ کم ہے۔ سفیر ختم نبوت فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور چنیوٹی صاحبؒ کو شیخ صاحبؒ کے قبول اسلام کی خبر لندن دفتر ختم نبوت اکیڈمی میں راقم نے دی۔ حضرت مولانا منظور چنیوٹی صاحبؒ بہت خوش ہوئے اور راقم کو فرمایا میرا شیخ صاحبؒ سے فوری رابطہ کرائیں۔ احقر نے شیخ صاحبؒ سے فون پر حضرت

مولانا منظور چنیوٹی صاحبؒ کا رابطہ کرایا، حضرتؒ نے شیخ صاحبؒ کو مبارک باد دی اور چناب نگر ختم نبوت اور فتح مباہلہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ شیخ صاحبؒ کانفرنس میں شرکت تو نہ کر سکے لیکن کانفرنس کے شرکاء کے نام ایک پیغام ارسال فرمایا جس کو حضرت مولانا منظور چنیوٹی صاحبؒ نے پڑھا جس کا فوری اثر یہ ہوا کہ ایک قادیانی خاندان نے حضرت مولانا منظور چنیوٹی صاحبؒ کے ہاتھ پر قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کر لیا۔

شیخ صاحبؒ تحفظ ختم نبوت اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کے سلسلے میں دو دفعہ ختم نبوت اکیڈمی لندن مرکز کی دعوت پر ایک ہفتہ کے دورے پر برطانیہ تشریف لائے تو احقر کو یہ پہلی ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ پورے ملک میں شیخ صاحبؒ کو زبردست استقبالیہ دیا گیا۔ شیخ صاحبؒ کی برطانیہ آمد پر ختم نبوت اکیڈمی لندن مرکز سمیت کئی مقامات پر سوال وجواب پر مشتمل خصوصی نشستیں منعقد کی گئی۔ جس میں قادیانیوں نے بھی شیخ صاحبؒ سے ملاقات کی۔ شیخ صاحبؒ نہایت بے تکلف انسان تھے۔ دفتر ختم نبوت اکیڈمی کا کتب خانہ میں لاکھوں کتابیں اور خصوصاً ۱۹۷۴ء قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے والی ۱۳ دنوں کی کارروائی کی اصل کاپیاں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ آپ کے پاس کتابوں کا ذخیرہ ہے۔ ان کتابوں کا مطالعہ کے لیے مجھے جرمنی سے لندن دفتر ختم نبوت منتقل ہونا پڑے گا۔ شیخ صاحبؒ نے اسلام قبول کرنے کے بعد رد قادیانیت کا باقاعدہ مطالعہ شروع کیا جس کے بعد کثرت مطالعہ کا مزاج ہی بن گیا تھا۔ شیخ صاحبؒ کے داماد علی صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ جب دیکھو اباجی کے ہاتھ میں کتاب ہے اور مطالعہ ہو رہا ہے۔ وفات سے قبل قلب کے عارضہ کے باوجود رات کے تین تین بجے تک مطالعہ میں منہمک دیکھا گیا۔

احقر کو وفات سے ایک ہفتہ قبل شیخ صاحب نے فون کر کے فرمایا کہ احتساب قادیانیت ۲۳ جلدیں میں نے مطالعہ کر لی ہیں۔ براہ کرم احتساب قادیانیت کی جلد نمبر ۲۴ اور ۲۵ علی صاحب کے ساتھ روانہ فرمائیں۔ شیخ صاحب کے پاس اپنے کتب خانے میں ۹ ہزار کتابیں اپنی ذاتی موجود تھی جو کہ شیخ صاحب کی کل کائنات تھی۔ شیخ صاحبؒ کی زندگی کی ہر ہر ساعت قادیانیوں کو اسلام کی دعوت کے لیے وقف تھی۔ اللہ تعالی نے شیخ صاحبؒ کو قلم پر مکمل دسترس کی خوبی بھی ودیعت فرمائی تھی۔ اپنے شائستہ قلم سے تردید مرزائیت پر سب سے پہلے احقر کی فرمائش پر مرحوم کے شہکار قلم سے مرزا مسرور کے نام تین کھلے خط تحریر فرمائے، جس کو پوری دنیا کے اخبارات ورسائل نے شائع کیا اور ختم نبوت اکیڈمی لندن مرکز اور مجلس احرار پاکستان نے کئی لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے دنیا بھر میں تقسیم کئے۔ ان خطوط میں مرزا مسرور سمیت پوری قادیانی جماعت کو دعوت ایمان دی گئی ہے، مگر مرزا مسرور سمیت قادیانی جماعت میں کوئی فرد ایسا نہیں جو ان خطوط کا جواب دے سکے؟ شیخ صاحبؒ کے شوق تحریر نے انگڑائی لی۔ درجنوں بے مثال ولاجواب مضامین تحریر فرما کر قادیانی ہتھکنڈوں کا پردہ چاک کیا۔ ان مضامین میں، مرزا صاحب کا عالم برزخ سے انٹرویو، مرزا جی اور اسلامی عبادات، آئینہ جوان کو دکھایا تو، مرزا صاحب کی گل افشانیاں، چھوڑ دو تم، قادیانی خلیفہ مرزا مسرور اور لعنت اللہ علی الکاذبین، عذر گناہ بدتر از گناہ، عرض میری

فیصلہ آپ کا، ہفوات مرزا صاحب، دائم المرض مرزا صاحب، دجال اور مرزا صاحب ہائے اس ستمگر کو کیا کہیں؟ نبی یا منافق، دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری؟، اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً مختصر انداز میں مرزائیت کا مکرہ چہرہ بے نقاب کرنے کے لیے مضامین لکھے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ شیخ صاحبؒ کے وفات سے ایک ہفتہ قبل بیماری کے ایام میں احقر کی فون پر شیخ صاحبؒ کا مضمون (مرزا جی اور اسلامی عبادات) کے سلسلے میں گفتگو ہوئی تو راقم نے عرض کیا شیخ صاحب آپ کو سخت آرام کی ضرورت ہے۔ آپ لکھائی کا کام بند کر دیں۔ شیخ صاحبؒ فرمانے لگے کہ پتا نہیں میری زندگی کی کتنی سانسیں باقی ہیں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ میری آخری سانس بھی عقیدۂ ختم نبوت کے دفاع میں لگے تاکہ میری پچھلی زندگی کا کفارہ بن سکے۔ واقعی احقر کو بڑا ہی اس وقت رشک آیا جب بیماری کی تکلیف اور شدت کے باوجود بات کرنے میں کسی قسم کی گھبراہٹ اور کرب و بے چینی کا اظہار نہیں تھا۔ بیماری کے ایام میں جب فون پر گفتگو ہوتی، ایک مرتبہ بھی ان کے منہ سے ہائے سننے میں نہیں آیا بلکہ یہ فرماتے اگرچہ میں سخت بیمار ہوں لیکن الحمدللہ میرا ضمیر اور میرا دل مطمئن ہے۔ آخری وقت میں قلبی اطمینان کی یہ دولت خاص اللہ کے مقبول بندوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ دولت نصیب فرمائے آمین۔ حقیقت یہ ہے کہ شیخ راحیل احمد صاحبؒ نے ایمان اور اسلام والی زندگی کے آخری لمحات اور آخری سانسوں کو قیمتی بنایا اور شیخ صاحبؒ نے اس کو ثابت کر کے دکھایا۔ گھر سے ہسپتال منتقلی کے باوجود بذریعہ ای میل ہسپتال سے اپنا مضمون ارسال فرمایا۔ جی چاہتا تھا کہ حضرت شیخ راحیل احمدؒ کے وجود سے ہم لوگ اور بھی مستفید ہوتے، مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ، شیخ صاحبؒ کا نماز جنازہ عالمی مبلغ ختم نبوت حضرت عبدالرحمٰن باوا صاحب دامت برکاتہم نے پڑھایا اور جرمنی کے شہر ایلز درف کے مسلم قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ میں جرمنی، بلجیم، لندن سے حاجی عبدالحمید صاحب، مفتی عمیر صاحب، قاری یوسف صاحب اور سابق قادیانی منیر احمد شاہ صاحب، افتخار احمد صاحب، اور تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ حق تعالیٰ شانہ شیخ راحیل احمد صاحبؒ کو آغوش رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور اپنے نیک و مخلص بندوں کے ساتھ ان کو درجات عالیہ نصیب فرمائیں۔ آمین۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

5 جولائی 2009ء
اتوار بعد نماز مغرب

دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465